مرد کیسا ہو؟

امتیاز الشعراء مولوی سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی

به عیش و لطف اُسی عورت کی عمر کٹتی ہے
خدا نے مرتبہ داں مرد جس کو ہے بخشا

وہ مرد طرزِ عمل جس کا حق پسندی ہو
وہ مرد خلق ومدارات جس کا ہو شیوہ

پڑے ہوں جہل کے دھبّے نہ جس کے دامن پر
بھرا ہو علم کا سینے میں جس کے گنجینہ

ہمیشہ ظاہر و باطن کا ایک حال رہے
خیالِ خام کا دل میں گذر نہ ہو اصلا

نگاہ میں نہ سمائیں پری رُخانِ جہاں
حیا و شرم کا آنکھوں پہ ہو پڑا پردہ

خوشی پہ اس کی مسرت عیاں کرے اپنی
جو مضمحل اُسے دیکھے ہو خود بھی افسردہ

خیال کسبِ معیشت میں رکھے سرگرمی
زباں سے گردش ایام کا کرے نہ گلہ

کبھی کرے نہ وہ کفرانِ نعمت باری
ہجوم درد و مصیبت میں بھی ہے شُکر اچھا

رہے وہ کوشش اصلاح نفس میں ہر دم
نگاہ پاک اور اطوار رکھے شائستہ

اگر ہو دولت اولاد سے بھی مالا مال
زبان و دل سے کرے شکر کردگار ادا

شروع سے رہے تعلیم وتربیت کا خیال
مذاق علم کا کردے قلوب میں پیدا

کبھی درستی اخلاق سے نہ ہو غافل
وہ راہ چلنے نہ دے جس کو سمجھے نازیبا

نہ چھوڑے وہ کبھی معبود کی عبادت کو
اسی غرض سے عدم سے وجود میں آیا

رہے نہ نشۂ دولت میں مست شام و سحر
خیال دل سے نہ نکلے کبھی غریبوں کا

کبھی نہ چشم حقارت سے غیر کو دیکھے
زمانے بھر سے بس اپنے کو جان لے ادنیٰ

کمال عجز دکھا کر بڑھائے قدر اپنی
کرے زمانے میں نیکی کے ساتھ نام اپنا

نہ آئے دل میں خیال غریب آزاری
ہر اک سے جھک کے ملے ہو جو مرتبہ اعلیٰ

نہ کھوئے ہاتھ سے دولت کبھی قناعت کی
ہوس نہ زر کی کرے ہو نہ مال کا سودا

رہے نہ صبح سے تا شام خواب غفلت میں
جو واجبات وفرائض ہیں سب کرے وہ ادا

جو متصف نہ رہے ان صفات سے قدسیؔ
مرے خیال میں بے کار ہے وجود اس کا

(دوسرا پہلو آئندہ)